علیؓ ولید کعبہ
مرتبہ
خسرو قاسم

علیؑ ولید کعبہ

مرتبہ

خسرو قاسم

نام کتاب	:	علیؓ ولید کعبہ
مرتب	:	خسرو قاسم
صفحات	:	۴۸
سن اشاعت	:	۱۳ رجب ۱۴۴۰ھ (March-2019)
کمپوزنگ	:	امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)

ملنے کا پتہ

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)

موڈاسہ، اروّلی، گجرات،

فاؤنڈر اینڈ چیئرمین: **ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی۔**

Mob. 85110 21786

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اللہ عزَّ وجَل ! کے نام سے شروع کہ جو بڑا مہربان بخشنے والا ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ عزَّ وجَل ! کے اور محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اللہ عزَّ وجَل کے رسول ہے۔ اللہ عزَّ وجَل ! کا شکر گزار ہوں کہ اس نے موجھ سے "علی رضی اللہ عنہ ولید کعبہ" کتاب کا ہندی رسم الخط میں تبدیل کرنے کا کام لیا۔

ایک ایسا بھی وقت تھا جب مسلمان حکمران نے اھلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم، خاص طور پر بنو فاطیمہ پر بڑے عرصے تک وہ ظلم کیا جو شاید ہی کسی نبی کی آل پر اُس نبی کی امت نے کیا ہو۔ ظلم آج بھی ہو رہا ہے صرف طریقہ بدلا ہے، اُس زمانہ میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو جسمانی تکلیفیں دی جاتی تھی، منبرو پر علماء کو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو برے الفاظو سے یاد کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا، محدثین کو اُن سے روایت لینے پر سزا دی جاتی تھی، کہیں امام اعظم ابوحنیفہ رحمت للہ علیہ کو امام نفس الزکیۃ رضی اللہ عنہ کی محبت کی وجہ سے قید کیا گیا، تو کہیں امام شافعی رحمت للہ علیہ پر شیعہ۔ رافضی کے فتوے لگا کر انہیں جلیل کیا گیا، کہیں امام نسائی رحمت للہ علیہ کو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی محبت کی وجہ سے شہید کیا گیا تو کہیں امام حاکم رحمت للہ علیہ جیسے محدثین پر شیعۃ کے فتوے لگا کر اُن کے منبر کو توڑ دیا گیا۔ ایک زمانہ تک یہ چلتا رہا مگر اھلِ بیت رضی اللہ عنہم کے غلام کبھی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بن کر میدانِ جنگ میں آئے تو کہیں اُبوذر رضی اللہ عنہ کی طرح رضیٰ الٰہی میں شہید ہوئے۔ کہیں حبیب ابن مجاہد رضی اللہ عنہ اور حرّ رضی اللہ عنہ بنا کر کربلا میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر جان لوٹانے آئے تو کہیں علم کے میدان میں امام نسائی رحمت للہ علیہ، امام حاکم رحمت للہ علیہ، امام بخاری رحمت للہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمت للہ علیہ، امام

شافعی رحمت للہ علیہ بن کر آئے تو کہیں دین کی تبلیغ میں خواجہ غریب نواز رحمت للہ علیہ، نظام الدین اولیاء رحمت للہ علیہ، وارثِ پاک رحمت للہ علیہ، مخدم ماھم رحمت للہ علیہ اور مخدم جلال الدین جہان گشت رحمت للہ علیہ بن کر آئے ۔ وقتً فوقتً ہر میدان میں غلامانیں اھلِ بیت رضی اللہ عنہم ناصبیۃ و خارجیۃ کے مقابلے میں آتے رہیں ، اپنی خدمات دیتے رہے اور اپنی جانیں بھی قربان کرتے رہے۔

اس زمانہ میں بھی ناصبیۃ اور خارجیۃ تمام فرقوں میں اپنا سر اٹھا رہی ہے بلکہ کہنا چاہوں گا ارض پر پہس چ رہی ہے، فرق صرف اتنا ہے جو ناصبیت کی ڈور کل سلطنت کے بادشاہوں نے اپنی بادشاہت کی لالچ میں سنبھالی تھی اور علماء محدثین کی گردنوں پر تلواریں رکھ کر لوگوں سے فضائلِ اھلِ بیت رضی اللہ عنہم چھوپا کر، بغضِ اھلِ بیت رضی اللہ عنہم کو آم کروا رہے تھے وہ ہی ناصبیت کی باگ ڈور آج کل کچھ فرقہ پرست نام نہاد پیر، علماء و کچھ تنظیموں نے سنبھال لی ہے ۔کل کے علماء مجبوری میں اولاد و جان ۔مال کے ڈر سے فضائلِ اھلِ بیت رضی اللہ عنہم چھپا رہے تھے اور اُن کے بغض میں کچھ نے تو موضوع احادیث تک گھڈ نی شروع کر دی تھی، تو آج بھی ایسا ہی ہو رہا ہے فرق صرف اتنا ہے آج کے اس Democracy (جمہوریت) کے زمانہ میں علماء کی جان کو یا مال و اولاد کو تو خطرہ نہیں ہے مگر دنیاوی لالچ چاہے وہ شوھرت پانے کی ہو یا دولت کی ہو، یا چند فتنہ پرست لوگوں کو خوش کرنے کے لیے ہو، اسی وجہ سے آج کے علماء کی ایک جماعتِ فضائلِ اھلِ بیت رضی اللہ عنہم نہیں بتا رہی ہے بلکہ عوام کو قرآن و اھلِ بیت رضی اللہ عنہم سے دور کیا جا رہا ہے ۔قرآن کے ترجمہ و تفسیر سے امت کو دور کیا جا رہا ہے اور محبتِ اھلِ بیت رضی اللہ عنہم پر شیعہ ۔رافضی کے فتوے لگائے جا رہے ہے، جب کہ متواتر حدیثِ غدیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا قول ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا:

"میں جس کا مولیٰ ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اُس کے مولیٰ ہے"

(ال معجم ال کبیر، لطبرانی) (راوی ثقہ)

مختصر حدیث:

"ہوسکتا ہے کہ مجھے بلایا جائے تو میں قبول کروں، میں تمہارے درمیان دو بھاری (عظیم) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھکر ہے، ایک اللہعزَّ وجَلّ کی کتاب اور دوسرے میری عطرت یعنی میرے اھلِ بیت رضی اللہ عنہم، توتوم سوچ لو کہ ان دونوں کے بارے میں میری کیسی جانشینی کروگے، یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے تا آں کہ حوز پر آ کر موجھسے ملے۔" (امام نسائی فی خصائصِ اُمیر المؤمنین علی بن اُبی طَالِب رضی اللہ عنہ)

اب آپ قارئین کو سوچنا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تو ہمے قرآن اور اھلِ بیت رضی اللہ عنہم سے وابستگی کا حکم دے رہے ہے اور نام نحاد پیر و علماء و کچھ تنظیموں کی ایک جماعت فرقہ پرستی پھیلا کر ان سے عوام کو دور رکھنے کا کام انجام دے رہے ہے۔ آج ماحول یہ بنایا جا رہا ہے کہ جو اھلِ بیت رضی اللہ عنہم سے محبت کرے اُسے شیعہ۔ رافضی جیسے الفاظو سے اُسے نوازا جاتا ہے، بیچارے عوام کو یہ تک بتایا نہیں جاتا کی صرف محبت و فضیلتِ اھلِ بیت رضی اللہ عنہم سے کوئی رافضی نہیں بنتا بلکہ جو صحابہ کرام کی شان میں لان و تان کرتا ہے اُسے رافضی کہا جاتا ہے۔ میں اس بات پر زیادہ لکھ کر اپنی بات کو لمبا نہیں کرنا چاہتا جو حق تھا وہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہعزَّ وجَلّ ہم سب کو نیک ہدایت دے آمین....

اس چھوٹے سے رسالہ میں پروفیسر خسرو قاسم صاحب نے نفس رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم، داماد پیمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم، بارہ اماموں علیہم السلام میں پہلے امام سیدنا مولیٰ علی علیہ السلام کی ولادت کعبۃ اللہ شریف میں ہوئی اس کے تقریباً ۲۶ تنے ریفرنس پیش کیے ہے جو کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے لیے بہت بیش قیمتی تحفہ ہے۔ پروفیسر صاحب نے کتاب کے آخرت میں کچھ کتابو کے Scan Page بھی پیش کیے ہے۔ اللہعزَّ وجَلّ اُن کی اس محنت کے بدلے روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

ناصبیت کے اس دور میں کچھ فرقہ پرست لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کے مولیٰ علی علیہ السلام کی ولادت کعبہ میں نہیں ہوئی بلکہ آپ سے پہلے بھی کچھ کی ولادت کعبہ میں ہوئی۔ان تمام باتوں کا اس کتاب میں محدثین ،مؤرخین ،محققین کی کتابو سے جواب دیا گیا ہے۔اللہ عزَّ وجَل سے دعا ہے کہ امام جعفر صادق فاؤنڈیشن کی اس کتاب کو ہندی میں پبلش کرنے کی کاوش کو قبول فرمائے۔آمین....

اللہ عزَّ وجَل ! سے دعا ہے میری اس حقیر سی کاوش قبول فرمائے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم واھلِ بیت رضی اللہ عنہم کی شفاعت نصیب فرمائے !

خادمِ درِ زہرا

ڈاکٹر شہزاد حسین یاسین میاں قاضی

13 رجب، ہجری 1440

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت باسعادت کعبہ معظّمہ کے اندر ہوئی اور یہ ان کی بہت بڑی فضیلت ہے اور ان کے مناقب کو شمار کرتے ہوئے بے شمار علمائے اسلام نے اپنی اپنی تصانیف میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔سیدنا علیؓ کی ولادت خانہ کعبہ میں کیوں ہوئی،اس کے متعلق علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

سبحان من یضع الأشیاء فی مواضعها وهو أحکم الحاکمین۔

''تمام نقائص سے پاک ہے وہ ذات جو تمام چیزوں کو اپنی جگہوں پر رکھتی ہے اور اس کی ذات سب سے بہترین فیصلے لیتی ہے''۔

فضیلت کی یہ بات ایسی نہیں تھی جس سے اختلاف کیا جاتا لیکن اس کو کیا کہیں کہ بسا اوقات ثابت شدہ حقائق سے بھی لوگ اختلاف کرنے لگتے ہیں۔یہ مسئلہ بھی اسی طرح سے مختلف فیہ بنا دیا گیا ہے۔زیر نظر رسالہ میں اسلامی تاریخ کے ممتاز مورخین،محدثین، تذکرہ نگار حضرات کے حوالے سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ سیدنا علیؓ ولید کعبہ ہیں اور یہ شرف انھیں کو حاصل ہے کہ ان کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالے کو شرف قبول عطا فرمائے اور قیامت کے دن ہمارا شمار بھی محبین اہل بیت میں فرمائے۔آمین۔

خسرو قاسم
Assistant Professor
Mechanical Engineering Department,
A.M.U. Aligarh

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥

(اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے۔)

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥

(اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسی کہ برکت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی (متوفی: ۳۴۶ھ) اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:

بویع علی بن أبی طالب فی الیوم الذی قتل فیہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ و کان مولدہ فی الکعبۃ۔

(مروج الذھب و معادن الجوھر بر حاشیہ تاریخ کامل، جلد ۵، ص ۱۷۴، مطبوعہ مصر)

''ترجمہ: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس روز بیعت کی گئی جس دن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے اور جائے ولادت ان حضرت کی خانہ کعبہ ہے''۔

مسعودی وہ مورخ ہے جس کی نسبت شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں:

''یہ فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہیں ہوا، اس کی تمام تاریخی کتابیں ملتیں تو کسی اور تصنیف کی کوئی حاجت نہ ہوتی''۔

انصاف یہ ہے کہ اگر کوئی اور مورخ خانہ کعبہ میں ولادت حضرت علی کو نہ بھی تسلیم کرتا تو صرف مسعودی کا لکھنا کافی تھا جو آج سے ایک ہزار سال پہلے فضیلت کے اظہار میں عذر نہیں کرتا۔

(۲)

امام محدثین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیساپوری (متوفی: ۴۰۵ھ) حدیث کی اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''مستدرک'' میں لکھتے ہیں کہ مصعب بن عبداللہ نے حکیم بن حزام کے نسب کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بھی اضافہ کیا:

و أمه فاختة بنت زهير بن أسد بن عبدالعزى، و كانت ولدت حكيماً فى الكعبة وهى حامل، فضربها المخاض وهى فى جوف الكعبة فولدت فيها، فحملت فى نطع، و غسل ما كان تحتها من الثياب عند حوض زمزم، ولم يولد قبله ولا بعده فى الكعبة أحد۔

قال الحاکم:وهم مصعب فی الحرف الأخیر،فقد تواترت الأخبار أن فاطمة بنت أسد ولدت أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب کرم اللہ وجھہ فی جوف الکعبة۔

(المستدرک،رقم الحدیث:۶۱۴۶،قدیمی کتب خانہ،آرام باغ،کراچی)

''حکیم کی والدہ کا نام فاختہ بنت زہیر بن اسد بن عبدالعزی تھا،انھوں نے حکیم کو کعبہ میں جنم دیا۔وہ حمل سے تھیں اور جس وقت کعبہ کے اندر تھیں ان کو دردزہ شروع ہوگیا ،چنانچہ وہیں ولادت ہوگئی۔بچے کو انھوں نے ایک کپڑے میں لپیٹ لیا،اور اپنے کپڑے حوض زمزم پر جاکر صاف کیے۔حکیم سے پہلے اور نہ ان کے بعد کوئی دوسرا کعبہ میں پیدا ہوا''۔

امام حاکم اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:آخری الفاظ میں مصعب سے وہم ہوگیا ہے کیوں کہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ فاطمہ بنت اسد نے امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو کعبہ میں جنم دیا تھا''۔

امام حاکم کو چوں کہ مصعب کے قول کی تردید کرنی تھی،اس لیے مولا علی علیہ السلام کی ولادت کا ذکر یہاں کیا۔فضائل والے باب میں اس بات کا ذکر نہیں کیا۔مصعب کے قول کو رد کرنے کا صحیح موقع یہی تھا کہ مولا علی علیہ السلام کی ولادت کا ذکر کردیا جائے۔امام حاکم اہل حدیث اور اہل سنت دونوں مکاتب فکر میں معتبر عالم شمار کیے جاتے ہیں۔

امام ذہبی نے بھی امام حاکم کی تائید کی ہے اور اپنی تلخیص میں امام حاکم کا قول اور ان کا یہ تبصرہ نقل کیا ہے۔(تلخیص مستدرک،جلد ۵،ص۱۹۷،طبع پاکستان)

(۳)

ابن مغازلی شافعی (متوفی:۴۸۳ھ) اپنے مناقب میں لکھتے ہیں:

عن علی بن الحسین، قال:کنا زوار الحسین وهناک نسوة کثیرة، إذ أقبلت امرأة منهن فقلت لها:من أنت رحمک اللہ؟قالت:أنا زبدة بنت قریبة بن

العجلان من بنی ساعدة۔فقلت لها:فهل عندک شیء تحدثنی به؟ قالت:إی و الله حدثتنی عمارة بنت عبادة بن نضلة بن مالک بن عجلان الساعدی،أنها کانت ذات یوم فی نساءٍ من العرب إذ أقبل أبو طالب کئیباً حزیناً، فقلت له:ما شأنک ؟قال:إن فاطمة بنت أسد فی شدة المخاض،و أخز بیدها و جاء بها الی الکعبة و قال:اجلسی علی اسم الله۔قال:فطلقت طلقة و احدة فو لدت غلاماً ، نظیفاً، منظفاً لم أر کحسن و جهه،فسماه علیاً و حمله النبی صلی الله علیه و سلم حتی أتاه إلی منز لها۔قال علی بن الحسین:فو الله ما سمعت بشیء قط إلا و هذا أحسمنه.

(أرجح المطالب فی مناقب علی بن أبی طالب،ص ٦٢٤،منقول از مناقب فقیه ابن مغازلی)

''امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم زیارت حسین کرر ہے تھے، وہاں بہت سی عورتیں بھی موجود تھیں۔ان میں سے ایک عورت بڑھ کر ہمارے پاس آئی ۔ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟اس نے جواب دیا کہ میں قبیلہ بنی ساعدہ سے ہوں ، میرا نام زبدہ بنت عجلان ہے۔میں نے کہا: اگر تجھے کوئی واقعہ یاد ہوتو مجھ سے بیان کر۔وہ کہنے لگی : مجھ سے عمارہ بنت عبادہ بنت نضیلہ بن مالک بن عجلان ساعدی کہتی تھی کہ میں ایک دن عرب کی عورتوں میں موجود تھی ،اتنے میں ابوطالب تشریف لائے ،ان کے چہرے سے آثار حزن نمایاں تھے۔میں نے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ وہ بولے فاطمہ بنت اسد کے درد لگے ہیں، پھر فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کر کعبہ میں لے گئے اور کہا: خدا کا نام لے کر یہاں بیٹھو۔ابھی وہ اچھی طرح بیٹھنے نہ پائی تھیں کہ ایک پاک پاکیزہ خوبصورت بچہ پیدا ہوا جس سے زیادہ خوش رُو ہم نے نہ دیکھا تھا۔ابوطالب نے اس کا نام علی رکھا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آغوش میں لے کر بنت اسد کے گھر پہنچادیا۔علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: قسم خدا کی ،ہم نے اس سے بہتر کوئی بات کبھی نہیں سنی''۔

یہ روایت اہل سنت و جماعت کی دوسری چھوٹی بڑی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے اور

حدیث کے الفاظ بتاتے ہیں کہ ولادت حضرت علی اس قدر مشہور واقعہ تھا کہ پردہ نشین عورتیں بھی اس سے واقف تھیں، پھر کیوں نہ امام چہارم اس حکایت کوسن کر مسرت کا مظاہرہ کریں۔

(۴)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (متوفی: ۶۳۲ھ) نے بھی حضرت کی ولادت کو کعبہ میں تسلیم کیا ہے اور اپنے اس مشہور قطعہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے تخئیلات کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے:

روز یکہ بکعبہ مرتضی پیدا شد سبحان اللہ
درکون ومکان جلوہ نما پیدا شد صلوات اللہ
جبریل زآسماں فرود آمد وگفت اے ختم رسل
فرزند بخانہ خدا پیدا شد واللہ باللہ

صنعت مستزاد میں یہ وہ معنی خیز رباعی ہے جس کے الفاظ کی توضیح کے لیے دفتر چاہئے اور خواجہ صاحب نے انتہائی وجد میں جذبات کے جس دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے، وہ ان کی عقیدت مندی کی پوری نقشہ کشی کر رہا ہے۔ پہلے مصرعہ میں ذکر میلاد کے ساتھ سبحان اللہ اس بات کا پتا دیتا ہے کہ کعبہ میں ولادت ایک محیر العقول اعجاز ہے جو تعجب انگیز لب ولہجہ میں بیان کرنے کے لائق ہے۔ دوسرے مصرعہ میں مولود کی نورانیت کو تمام کون ومکان کا ''جلوہ نما'' کہہ کر ثابت کیا ہے ،ایسی نور بار ہستی کے لیے کعبہ کی چاردیواری کو فانوس بننا چاہئے۔ آخری شعر میں پھر مولود کعبہ کے اجلال میں وحی آسمانی کو نظم کیا ہے کہ ملک نے بتقسم مژدہ ولادت سنا کر تہنیت ادا کیا۔ یہ پاکیزہ فکر ہمارے موضوع کو قوت پہنچانے میں بہت کچھ مفید ہے۔

(۵)

کمال الدین ابوسالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی (متوفی: ۶۵۲ھ) بھی کعبہ کو حضرت علی مرتضی کی ولادت گاہ بتاتے ہیں اور اپنی کتاب کے باب اول ،فصل اول میں رقم طراز

ہیں:

ولد بالکعبة البیت الحرام وکان مولده بعد أن تزوج رسول اللہ بخدیجة بثلث سنین وکان عمر رسول اللہ یوم ولادته ثمانیة وعشرین سنة۔(مطالب السئول فی مناقب آل الرسول،ص ۳۷،چھاپہ لکھنؤ،مطبع جعفری ۱۳۰۲ھ)

''ترجمہ: آپ کعبہ میں خاص بیت الحرام کے اندر پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت پیغمبر خدا کی خدیجہ کے ساتھ شادی کے تین برس بعد ہوئی اور پیغمبر خدا کی عمر اس دن اٹھائیس برس تھی''۔

(۲)

شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی معروف بہ سبط ابن جوزی (متوفی:۶۵۴ھ) محققانہ انداز سے ولادت علی مرتضیٰ (روحی له الفداء) پر روشنی ڈالتے ہیں، ملاحظہ ہو:

روی أن فاطمة بنت أسد کانت تطوف بالبیت وھی حامل بعلی علیه السلام فضربها الطلق ففتح لها باب الکعبة فدخلت فوضعته فیها وکذا حکیم بن حزام ولدته أمه فی الکعبة۔قلت:وقد أخرج لها أبو نعیم الحافظ حدیثاً طویلاً فی فضلها الا أنهم قالوا فی اسناده روح بن صلاح ضعفه ابن عدی فذلک لم نذکره۔(تذکرة خواص الأمة فی فضائل الأئمة)

ترجمہ:''روایت ہے کہ فاطمہ بنت اسد طواف خانہ میں مشغول تھیں اور علی کے حمل سے تھیں۔پس دردزہ شروع ہوا تو ان کے لیے کعبہ کا در وا ہو گیا اور وہ اندر داخل ہوئیں اور بچہ کعبہ میں پیدا ہوا اور اسی طرح حکیم بن حزام کو اس کی ماں نے کعبہ میں جنا۔میں کہتا ہوں کہ اس کو حافظ ابونعیم نے روایت کیا ہے اور ایک طولانی حدیث اس کے فضائل میں نقل کی ہے مگر انھوں نے سلسلہ سند میں روح بن صلاح کا نام لیا ہے جس کو ابن عدی نے ضعیف سمجھا ہے،اس لیے ہم اس کا ذکر نہیں کرتے''۔

اس وقت تک جو کچھ بھی ثابت ہوا تھا، وہ اس قدر کہ''خانہ کعبہ مولد علی تھا اور آپ کے سوا کعبہ میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔

لیکن اس مقام پر سبط ابن جوزی نے حکیم بن حزام کی ولادت کی بے بنیاد خبر کی قلعی کھول دی ہے اور بتایا ہے کہ جس سلسلہ روایت میں اس طبع زاد واقعہ کی خبر ہے، وہ راوی ضعیف ہونے سے اس قابل نہیں ہے کہ صفحۂ قرطاس پر اس کا ذکر کیا جائے۔

(۷)

شافعی مسلک کے شیخ عارف باللہ شرف الدین ابومحمد عمر بن شجاع الدین محمد بن عبدالواحد موصلی (متوفی: ۶۵۷ھ) اپنی کتاب **"مناقب آل محمد المسمی ب النعیم المقیم لعترۃ النبأ العظیم"** میں لکھتے ہیں:

مولدہ علیہ السلام: فی الکعبة المعظمة، ولم یولد بھا سواہ فی طلقة واحدۃ۔ (مناقب آل محمد، ص: ۵۵، طبع بیروت)

"علی علیہ السلام کعبہ معظّمہ میں پیدا ہوئے، ان کے علاوہ کوئی دوسرا وہاں ایک ہی درد میں پیدا نہیں ہوا"۔

(۸)

محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی (متوفی: ۶۵۸ھ) نے اپنی مشہور کتاب **"کفایة الطالب فی مناقب علی بن أبی طالب"** میں تسلیم کیا ہے کہ مولا علیؑ کی پیدائش خانۂ کعبہ میں ہوئی۔ انھوں نے امام حاکم کی روایت نقل کی ہے جس میں ہے: **ولد أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب بمکة فی بیت اللہ الحرام۔** (یعنی امیر المومنین علی بن ابی طالب مکہ میں بیت اللہ الحرام کے اندر پیدا ہوئے)۔ (کفایۃ الطالب، ص ۴۰۷، طبع ایران)

(۹)

مولانا روم (متوفی: ۶۷۲ھ) جن کے اجلال میں مسلمانوں کے چھوٹے بڑے سب ہم آواز ہیں اور اہل سنت و جماعت کا ہر طبقہ ان کا نام سن کر سر نیاز خم کرتا ہے، ایک شعر میں اپنے خیالات کا اظہار عجب گراں قدر عنوان سے فرماتے ہیں:

اے شحنہ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو درے و کعبہ صدف مستان سلامت میکنند

(ملاحظہ ہو: مناقب ترمذی، ص:۸۸ سطراً، چھاپہ بمبئی، ۱۳۲۱ھ)

یہ وہ مستانہ کلام ہے جس کا ہر ہر لفظ بحر الفت میں ڈوبی ہوئی اور حقیقت آ گیں ہے اور مصرعہ ثانیہ سے صاف ظاہر ہے کہ جب کعبہ صدف ہوا تو علی علیہ السلام درِ آبدار جس کی ضیاء باری سے مذہب کا راستہ نظر آتا ہے۔

(۱۰)

جمال الدین محمد بن یوسف بن حسن بن محمد زرندی حنفی مدنی (متوفی: ۷۵۷ھ) اپنی مشہور کتاب "**نظم درر السمطين فی فضائل المصطفی والمرتضیٰ والبتول والسبطين**" میں لکھتے ہیں:

وأمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف ،وهی أول هاشمية ولدت لهاشمی منها ثم ولده مرتين۔روی أنه لما ضربها المخاض أدخلها أبو طالب الكعبة بعد العشاء فولدت فيها علی بن أبی طالب عليه السلام ۔(نظم درر السمطين،القسم الثانی من السمط الأول،ص:۱۰۷،طبع المجمع العالمی لأهل البيت)

"سیدنا علیؑ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں۔ یہ پہلی ہاشمیہ خاتون تھیں جنھوں نے ایک ہاشمی کے لیے اولاد پیدا کی ،اس کے بعد دو مرتبہ ان کے یہاں مزید ولادت ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ان کو دردِ زہ اٹھا تو ابو طالب نے ان کو عشاء کے بعد کعبہ کے اندر داخل کر دیا اور پھر وہیں کعبہ ہی میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی"۔

(۱۱)

جمال الدین محمد بن یوسف بن حسن بن محمد زرندی حنفی مدنی (متوفی: ۷۵۷ھ) اپنی

دوسری مشہور کتاب **"معارج الوصول الی معرفة فضل آل الرسول والبتول"** میں لکھتے ہیں:

وولد کرم اللہ وجهه فی جوف الکعبة یوم الجمعة الثالث عشر من رجب،قبل الهجرة بثلاث وعشرین سنة علی المشهور۔(معارج الوصول، ص: ۴۹، طبع مجمع احیاء الثقافة الاسلامیة)

"مشہور روایت کے مطابق سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کعبہ کے اندر جمعہ کے دن ۱۳/ رجب کو ہجرت سے ۲۳/سال پہلے پیدا ہوئے"۔

(۱۲)

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی (متوفی: ۸۴۹ھ) ذکر ولادت میں یہ دلچسپ واقعہ لکھتے ہیں جو بے حد مفید مطلوب ہے:

بآوردہ اند کہ پیش ازیں درون خانہ کعبہ دو مار بودند کہ ایشاں را معیار الولد می گفتند وآن چناں بود کہ ہر فرزند یکہ در مکہ متولد می شد روز سوم ولد را درون کعبہ می آوردند می نہادند آن مار کہ محک نام داشت از دیوار بیرون آمد اگر فرزند حلال زادہ می بود بوئے میکرد وباز می گشت واگر فرزند حرام زادہ می بود آن مار تف می زد وآن ولد بیہوش می شد حکم می کردند کہ ولد حرام زادہ است چوں شاہ ولایت علی کرم اللّٰہ وجہہ تولد شد درون کعبہ آوردہ اند کہ ہر دو مار فرود آمدند وخواستند تا بوے کنند شاہ ہر دو مار را گرفت ودرید وپارہ پارہ کرد اہل مکہ درخردش شدند کہ محک را کشت ودر گریہ شدند مصطفی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرمود غمگین مشو پروردگار عالم محک عالم علی را گردانید دریک محلے دو محک نمی باشد ہر کہ علی وفرزندان اورا دوست دارد حلال زادہ است وہر کہ دشمن دارد تواند بود کہ حرام زادہ است۔(ہدایة السعداء)

ترجمہ: ''روایت کی گئی ہے کہ قبل ازیں کعبہ میں دو سانپ رہا کرتے تھے جن کو معیار الولد کہتے تھے، اس لیے کہ جو بچہ مکہ میں پیدا ہوتا تھا، تیسرے دن بچہ کو کعبہ کے اندر لاتے تھے اور کہہ دیتے تھے وہ سانپ کہ جس کا محک (کسوٹی) نام تھا، دیوار سے ظاہر ہوکر بچہ کو سونگھتا اگر بچہ حلالی ہوتا تو چلا جاتا اور اگر حرامی ہوتا تو وہ پھنکار مارتا جس سے وہ بچہ غز کھا جاتا۔ لوگ سمجھ جاتے کہ حرامی ہے۔ جب شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ اندرون کعبہ پیدا ہوئے تو روایت ہے کہ دونوں سانپ نیچے اترے اور سونگھنا چاہتے تھے کہ شاہ ولایت نے دونوں کو چیر ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کردیے۔ مہ والوں میں غلغلہ ہوا کہ کسوٹی کو فنا کردیا، سب رونے لگے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رنجیدہ نہ ہو، خداوند عالم نے تمام عالم کے لیے علی علیہ السلام کو کسوٹی قرار دیا ہے اور ایک جگہ دو کسوٹیاں نہیں رہ سکتیں جو بھی علی علیہ السلام اور ان کے دونوں بچوں کو دوست رکھے وہ حلال زادہ ہے اور جو دشمن رکھے وہ ہوسکتا ہے کہ حرام زادہ ہو''۔

یہ عبارت بھی ہمارے مطلوب کے اثبات میں ایک گرانقدر اضافہ ہے اور ملک العلماء کا حضرت علی کو بار بار شاہ ولایت لکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اولی الامر بھی ان کے سوا کوئی نہ تھا۔

(۱۳)

امام اہل سنت نورالدین علی بن احمد معروف بہ ابن صباغ مالکی (متوفی:۸۵۵ھ) بھی افضلیت کو ذات علویہ سے مخصوص قرار دیتے ہیں:

ولد علی بمکۃ المشرفۃ بداخل البیت الحرام یوم الثالث عشر من شہر اللہ الاصم الرجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الھجرۃ ثلث وعشر سنۃ وقیل بخمس وعشرین وقبل المبعث باثنی عشرۃ سنۃ وقیل بعشر سنین ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ أحد سواہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ تعالیٰ بھا اجلالاً واعلاء لمرتبتہ واظہار التکرمتہ۔ (فصول المہمۃ چھاپہ ایران، ص:۱۴)

ترجمہ: ''ولادت علی علیہ السلام مکہ مشرفہ میں اندرون کعبہ ۱۳ ماہ رجب کو جو خدا کا مہینہ ہے اور جس میں کشت وخون حرام ہونے کی وجہ سے آلات حرب کی جھنکار کبھی سنائی نہیں دی اور جو سلسلہ میں فرد ہے، ۳۰ عام الفیل میں ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور بعثت سے دس بارہ سال پہلے آپ کے سوا خانہ کعبہ میں کوئی شخص کبھی پیدا نہیں ہوا۔ یہ وہ فضیلت ہے کہ حق تعالیٰ نے ان جناب کو اس سے اجلال منزلت اور اعلاء مرتبت اور اظہار کرامت میں مخصوص کیا ہے''۔

یہ عبارت بھی خانہ کعبہ کو مولد علی بتانے میں سابق کی عبارتوں سے متفق اللفظ اور کعبہ میں ولادت کو آپ سے مخصوص ثابت کرتی ہے۔

یہ الفاظ کہ **''لم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ''** خاص طور سے توجہ کے قابل ہیں۔ معلوم ہوا کہ علامہ صباغ اس طبع زاد خیال پر کہ ''کعبہ میں حکیم بن حزام بھی پیدا ہو''، ملتفت ہو کر فضیلت کو خاص کرتے ہیں۔ یہ کہ ''علی کے قبل کوئی شخص کعبہ میں متولد نہیں ہوا''، وہ پرزور نفی ہے جو حکیم بن حزام کی ولادت کے خیال کو نیست و نابود کر دیتی ہے اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی حضرت علی کا اس فضیلت میں شریک نہیں ہے۔ یہ الفاظ ناظرین کو آئندہ ملا صالح ترمذی کشفی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فاضل بدخشانی وغیرہ کے قلم سے بھی ملیں گے۔

(۱۴)

علامہ عبدالرحمن بن عبدالسلام صفوری شافعی (متوفی: ۸۹۴ھ) اپنی کتاب **''نزھۃ المجالس و منتخب النفایس''** میں لکھتے ہیں:

امام علیؑ شکم مادر سے کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اور یہ فضیلت خاص طور پر آپ کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخصوص فرما رکھی تھی''۔ (نزہۃ المجالس، جلد ۲، ص: ۴۰۴، طبع پاکستان)

(۱۵)

امام النحاۃ مولوی عبدالرحمن جامی (متوفی: ۸۹۸ھ) اپنی مشہور کتاب ''شواہد

النبوۃ‘‘میں تحریر فرماتے ہیں:

ولادت وے بمکہ بودہ است بعد از عام فیل بہفت سال وبعضے گفتہ اند ولادت وے درخانہ کعبہ بودہ است ودر وقت بعثت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پانزدہ سال بودہ است۔(شواہد النبوۃ)

ترجمہ:’’ان کی پیدائش مکہ میں بعد عام الفیل میں ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ اپ کعبہ میں پیدا ہوئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وقت پندرہ برس کے تھے‘‘۔

اس عبارت سے کسی قدر ضعف کی بو آ رہی ہے جو ملا جامی ایسے محب اہل بیت کی شان سے بعید ہے۔ملا جامی وہ بزرگ تھے جنھوں نے مدح امیر المومنین علیہ السلام میں ’’ہشت بند‘‘نظم کر کے معاصرین سے خراج تحسین وآفرین حاصل کیا۔ہمیں اس قدر شغف رکھنے والے سے مرقومہ بالا انداز تحریر میں شکوہ تھا جو کتب اہل سنت میں یہ قطعہ دیکھ کر جاتا رہا:

سوے کعبہ رود شیخ ومن بسوے نجف

بحق کعبہ کہ آنجا مراست حق بطرف

تفاوتے کہ میان من است واو انیست

کہ من بسوے گہر رفتم واو بسوے صدف

(ملاحظہ ہو: مناقب ترمذی،ص:۸۸، چھاپہ بمبئی)

ترجمہ:’’شیخ سمت کعبہ کو جاتا ہے اور میں نجف کی طرف۔ برب کعبہ میں ہی حق بجانب ہوں۔اس میں اور مجھ میں بڑا فرق ہے،میں موتی کی طرف جاتا ہوں اور وہ صدف کی سمت‘‘۔

خدا کا شکر کہ ایسے جلیل القدر شخص کے نظم ونثر کلمات سے ثابت ہوا کہ علی مرتضی کعبہ کے اندر پیدا ہوئے ان کے مذاق میں مشہد علی اور کعبہ میں وہی فرق ہے جو موتی اور صدف میں ہے۔

(۱۶)

ملا حسین واعظ کاشفی (متوفی: ۹۱۰ھ) جو اہل سنت و جماعت میں بلند پایہ عالم سمجھے جاتے ہیں، رقم طراز ہیں:

در کتاب بشائر المصطفی از یزید بن قعنب نقل می کنند که من باعباس بن عبدالمطلب وجمعی از بنی عبدالعزی به ازاء بیت الحرم نشسته بودم که فاطمه بنت اسد بمسجد درآمد وحالانکه حامل بود بعلی واز حمل وی مدت نه ماه گذشته بود وبطواف اشتغال نمود ناگاه اثر طلق وعلامت زادن بروی ظاهر شد ومجال برون رفتن از مسجد نماند گفت ای خداوند خانه بحرمت بانی این خانه که ولادت رابر من آسان کنی راوی گوید که فی الحال جدار کشاده شد وفاطمه بخانه درون رفت واز چشم ما غائب گشت وما خواستیم بخانه درائیم میسر نشد وروز چهارم برون آمد علی را بردست گرفته امام ابوداود نباکنی آورده که پیش از علی وبعد ازعلی هیچکس را این شرف نبود که وی درخانه کعبه متولد شده باشد۔ (روضۃ الشہداء، ص: ۱۳۴، چھاپہ نولکشور ۱۸۷۳ء)

ترجمہ: ''کتاب بشائر مصطفی میں یزید بن قعنب سے منقول ہے کہ میں عباس بن عبدالمطلب اور اولاد عبدالعزی کے ایک گروہ کے ساتھ روبروے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد میں داخل ہوئیں داراں حالیکہ حمل سے تھیں اور نو مہینہ پورے گذر چکے تھے، طواف کررہی تھیں کہ دردزہ کا اثر ظاہر ہوا اور وضع حمل کی علامتیں ایسی نمایاں ہوئیں کہ مسجد سے باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھوں نے بارگاہ احدیت میں عرض کیا: اے گھر کے مالک تجھے اس کے بنانے والے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھ پر آسان کر۔ راوی کہتا ہے کہ فوراً دیوار شق ہوئی اور فاطمہ اندر چلی گئیں اور ہماری آنکھوں سے غائب ہوگئیں اور ہم نے چاہا کہ کعبہ میں ہم بھی داخل ہوجائیں تو کسی طرح اندر پہنچ نہ سکے۔ چوتھے دن نکلیں تو علی کو ہاتھوں پر لیے ہوئے تھیں۔ امام ابوداود بناکنی کہتے ہیں کہ علی سے

پہلے اوران کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ وہ کعبہ میں پیدا ہو''۔

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ایک تو یہ کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ میں پہنچ گئیں تو حاضرین نے بھی چاہا کہ ہم اندر پہنچ کر واقعہ ولادت دیکھیں مگر کسی کا دسترس نہیں ہوا اور کعبہ میں پہنچنے کی کوشش ناکام رہی۔یہ اعجاز نہیں تو کیا ہے؟ کہ ایک عورت تو کعبہ میں آجاتی ہے اور مردوں کی تدبیریں کارگر نہیں ہوتیں۔دوسرے امام ابوداود کی رائے نوٹ کرنے کے لائق ہے، وہ بھی کعبہ میں ولادت کے حامی اور آپ سے اس شرف کو خاص کہتے ہیں۔

(۱۷)

علامہ نورالدین حلبی شافعی (متوفی: ۱۰۱۴ھ) حالات سرور اکرم میں رقم طراز ہیں:

و فی سنة ثلثین من مولده صلی الله علیه و سلم ولد علی بن أبی طالب کرم الله وجهه فی الکعبة۔

(انسان العیون فی سیرة الأمین المأمون ملقب به سیرت حلبیه ،جلد سوم،ص:۱۱۷،چھاپه مصر ۱۲۸۰ھ)

ترجمہ:''اور ۳۰ہجری میں ولادت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے علی بن اَبی طالب کرم اللہ وجہہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔یہ تاریخی ثبوت ایسا گرانقدر ہے جس کے بعد کوئی شک وشبہ باقی نہ رہنا چاہئے۔

(۱۸)

نورالدین ابوالحسن علی بن سلطان محمد ہروی قاری (متوفی: ۱۰۱۴ھ) قاضی عیاض کی مشہور کتاب سیرت ''الشفا'' کی اپنی شرح میں لکھتے ہیں:

''مستدرک حاکم میں ہے کہ مولاعلی علیہ السلام خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے''۔(شرح الشفا،جلد ا،ص ۲۷ ۳،طبع بیروت)

ملاعلی قاریؒ جیسے محقق ومحدث نے امام حاکمؒ کے قول پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ اس

قول متواتر کو قبول کرتے ہوئے امام علیؑ کی ولادت کعبہ میں تسلیم کی۔

(۱۹)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری (متوفی:۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں:

گفته بودند که نام کرده بود اورا مادر وے فاطمه بنت اسد حیدره بنام پدرش اسد وحیدره نام اسد است وچوں قدوم آورد ابوطالب مکروه پنداشت ایں نام را پس تسمیه کرده است بعلی وتسمیه کرد اورا پیغمبر صلی اللّٰه علیه وسلم بصدق کذا فی ریاض النضرة تکنیه کرده است به ابی الریحانتین ونیز لقب کرده است به بیضة البلد وبامین وشریف وبهادی ومهتدی وبذی الاذن الواعیه وبیعسوب الامه وگفته اند که بود ولادت وے در جوف کعبه۔ (مدارج النبوة)

ترجمہ:''علی بن ابی طالب علیہ السلام کا نام ان کی ماں فاطمہ بنت اسد نے حیدرہ اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا اور جب ابوطالب آئے اور ان کو یہ نام پسند نہ آیا تو انھوں نے علی (علیہ السلام) نام رکھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق نام رکھا جیسا کہ ریاض النضرہ میں ہے اور کنیت رکھی ابوالریحانتین، نیز بیضۃ البلد اور امین اور شریف اور ہادی اور مہتدی اور ذوالاذن الواعیہ اور یعسوب الامہ لقب رکھے اور راویوں کا بیان ہے کہ ولادت ان حضرت کی اندرون کعبہ ہوئی''۔

(۲۰)

فاضل سعید گجراتی جو اجلہ اہل سنت میں ہیں شیخ قطب الدین حنفی کی مشہور تصنیف ''**کتاب الاعلام باعلام مسجد اللہ الحرام**'' کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

قوله: وفی مكة مواضع مباركة ومواليد متيمنة ومساجد مشهورة فمنها مولد علی بن ابی طالب رضی الله عنه وهو بالقرب من مولد النبی صلی الله عليه وسلم بقرب جبل ابی قبيس فی قفاه فی شعب يقال له شعب علی به مسجد

يصلى فيه أقول سبحنک هذا بهتان عظيم ـ مولد على كرم الله وجهه اصل الكعبة وجوفها كما يشحن به الروايات من الثقات وأمثال هذه المقالات من وضع المتعصبين لأهل بيت النبوة (حاشيه كتاب الأعلام)

ترجمہ: ''قول مصنف: اور مکہ میں مبارک جگہیں اور مقامات پیدائش اور مشہور مسجدیں ہیں، منجملہ اس کے مقام پیدائش حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے جو مولد نبی سے قریب ہے اور کوہ ابوقبیس کے نزدیک اس کی پشت پر واقع ہے جسے شعب علی کہتے ہیں۔ وہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں: اے خدا پاک ومنزہ ہے تو یہ عظیم بہتان ہے مولد علی کرم اللہ وجہہ خود کعبہ کے اندر ہے جیسا کہ ثقات کی روایتیں بتاتی ہیں۔ ایسے اقوال اہل بیت نبوت سے تعصب کرنے والوں نے گھڑ لیے ہیں۔

(۲۱)

میر محمد صالح حسینی ترمذی کشفی بن عبداللہ اکبرآبادی (متوفی: ۱۱۶۰ھ) مناقب میں لکھتے ہیں:

از یزید بن قعنب مرویست که من با عباس بن عبد المطلب وجمعے از بنی عبد العزی به ازاء بیت الحرم نشسته بودم که فاطمه بنت اسد بمسجد درآمد وحالانکه حامل بود بعلی واز حمل وے مدت نه ماه گذشته بود وبطواف اشتغال نمود ناگاه اثر طلق وعلامت زادن بروے ظاهر شد ومجال برون رفتن از مسجد نماند گفت اے خداوند خانه بحرمت بانی این خانه که ولادت رابر من آسان کنی راوی گوید که فی الحال جدار کشاده شد وفاطمه بخانه درون رفت واز چشم ما غائب گشت وما خواستیم بخانه درائیم میسر نشد وروز چهارم برون آمد علی را بردست گرفته امام ابوداود نباکنی آورده که پیش از علی وبعد ازعلی هیچکس را این شرف

نبود که وے درخانه کعبه متولد شده باشد۔(مناقب ترمذی کشفی،ص:۸۷،چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

ترجمہ:’’ یزید بن قعنب سے منقول ہے کہ میں عباس بن عبدالمطلب اور اولاد عبدالعزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ روبروے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد میں داخل ہوئیں داراں حالیکہ حمل سے تھیں اور نومہینہ پورے گذر چکے تھے ،طواف کررہی تھیں کہ دردزہ کا اثر ظاہر ہوااور وضع حمل کی علامتیں ایسی نمایاں ہوئیں کہ مسجد سے باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھوں نے بارگاہ حمدیت میں عرض کیا: اے گھر کے مالک تجھے اس کے بنانے والے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھ پر آسان کر۔ راوی کہتا ہے کہ فوراً دیوارشق ہوئی اور فاطمہ اندر چلی گئیں اور ہماری آنکھوں سے غائب ہوگئیں اور ہم نے چاہا کہ کعبہ میں ہم بھی داخل ہوجائیں تو کسی طرح اندر پہنچ نہ سکے۔ چوتھے دن نکلیں تو علی کو ہاتھوں پر لیے ہوئے تھیں۔امام ابوداود بنا کئی کہتے ہیں کہ علی سے پہلے اوران کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ وہ کعبہ میں پیدا ہو‘‘۔

فاضل مصنف نے’’روضۃ الشہداء‘‘ کی عبارت نقل کی ہے جو ماقبل کے صفحات میں گذر چکی ہے۔کتاب کے دوسرے صفحہ میں اپنے تخیلات کونظماً یوں ادا کرتے ہیں:

در فضائل بے نظیر آمد علی　　بر ہمہ عالم امیر آمد علی
آں علی کہ مادرش درکعبہ زاد　　آں کہ بردوش پیمبر پانہاد
آں علی کہ نامش ازغیب آمدہ　　آنچہ ازغیب است بےعیب آمدہ

(مناقب ترمذی،ص:۸۹)

(۲۲)

مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی اپنی دو کتابوں میں نہایت پرزورلفظوں میں کعبہ میں علوی ولادت کا ثبوت دیتے ہیں:

پہلی کتاب

کانت ولادة أمیر المؤمنین کرم اللہ وجهه یوم الجمعة الثالث عشر من رجب بعد عام الفیل بثلثین سنة بمکة فی البیت الحرام وسمته أمه حیدرہ، (مفتاح النجاء فی مناقب آل العباء)

ترجمہ: ''اور ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ۱۳ر رجب بروز جمعہ ۳۰ عام الفیل بمقام مکہ کعبہ کے اندر واقع ہوئی اور ان کی ماں نے ان کا نام حیدرہ رکھا''۔

دوسری کتاب

فاضل بدخشانی کو مفتاح النجاء کی تدوین کے بعد کتاب کے مختصر کرنے کا خیال پیدا ہوا اور صرف ان مطالب کو جو صحت واعتبار کے لحاظ سے ناقابل انکار تھے، علیحدہ کتابی صورت میں جمع کر کے فضائل اہل بیت کی ایک دوسری خدمت انجام دی اور اس تلخیص المفتاح میں بھی اپنے ممدوح کو مولود کعبہ تسلیم کرنے میں عذر نہ ہوا۔ ملاحظہ ہو دوسری عبارت:

کانت ولادة علی کرم اللہ وجهه یوم الجمعة لثلث عشر خلت من رجب بعد عام الفیل بثلثین سنة بمکة وروی أنه ولد فی البیت الحرام ولم یولد فی البیت أحد سواہ ولا قبله ولا بعدہ وهی فضیلة خصه اللہ بها۔ (نزل الأبرار بما صح من مناقب اهل البیت الأطهار)

ترجمہ: ''حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ر رجب ۳۰ عام الفیل میں بمقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ وہ جناب خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حجرہ کعبہ میں کوئی نہ ان سے پہلے پیدا ہوا، نہ بعد۔ یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدا نے انھیں کو مخصوص کیا تھا''۔

(۲۳)

شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی (متوفی: ۱۱۷۶ھ) جو شاہ عبدالعزیز

دہلوی مصنف ''تحفہ اثنا عشریہ'' کے والد ہیں اور جو ہندوستان میں بارہویں صدی کے مجدد مانے گئے ہیں، وہ تحریر فرماتے ہیں:

قد تواترت الأخبار أن فاطمة بنت اسد ولدت أمیر المؤمنین علیاً فی جوف الکعبة فانه ولد یوم الجمعة الثالث عشر من شهر رجب بعد عام الفیل بثلثین سنة فی الکعبة ولم یولد فیها أحد سواه قبله ولا بعده۔ (ازالة الخفاء)

ترجمہ: ''اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ فاطمہ بنت اسد کے بطن سے کعبہ کے اندر ۱۳/رجب بروز جمعہ ۳۰ عام الفیل میں پیدا ہوئے اور کعبہ میں ان کے سوا کوئی دوسرا پیدا نہیں ہوا، نہ ان سے پہلے، نہ بعد''۔

اس عبارت میں محدث دہلوی نے ذمہ دارانہ حیثیت سے واقعہ ولادت کو خبر متوتر تسلیم کیا ہے اور اس کے ساتھ کعبہ میں آپ کے غیر کی ولادت کی پرزور نفی کی ہے جس سے مخالف کے تمام خیالات کا قلع قمع ہو کر حقیقت بے نقاب نظر آتی ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی ایک دوسری کتاب **''قرة العینین''** میں بھی ولادت مولا علیؑ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں:

''امام علیؑ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں، آپ پہلے ہاشمی ہیں جن کی والدہ ماجدہ بھی ہاشمیہ ہیں، ااپ کی پیدائش خانۂ کعبہ میں ہوئی اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو آپ سے پہلے کسی کے حصے میں نہیں آئی''۔ (قرۃ العینین بتفضیل الشیخین، ص ۱۳۸، طبع دہلی)

(۲۴)

اہل حدیث عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی (متوفی: ۱۳۰۷ھ) نے خلفائے راشدین کے مناقب میں ایک قابل قدر کتاب لکھی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:

''سیدنا علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ کا ذکر۔ وہ ابن عم رسول اللہ ہیں، اللہ کی بے نیام تلوار ہیں،، عجائب وغرائب کا مظہر ہیں اور اپنے دشمن پر غالب رہنے والے شیر خدا ہیں، ولادت ان کی مکہ مکرمہ میں اندر بیت اللہ کے ہوئی، ان سے پہلے کوئی بیت اللہ کے اندر مولود نہیں ہوا''۔ (تکریم

المؤمنین بتقویم مناقب الخلفاء الراشدین،ص۹۹،طبع لاہور)

(۲۵)

شیخ مومن شبلنجی (متوفی:۱۳۰۸ھ)اپنی کتاب "**نور الأبصار فی مناقب آل بیت المختار**" میں لکھتے ہیں:

فصل فی ذکر مناقب سیدنا علی بن أبی طالب، ابن عم الرسول، وسیف الله المسلول۔ولد رضی الله عنه بمكة داخل البیت الحرام علی قول یوم الجمعة ثالث عشر المحرم رجب سنة ثلاثین من عام الفیل قبل الهجرة بثلاث وعشرین سنة،ولم یولد فی البیت الحرام قبله أحد سواه۔قاله ابن الصباغ۔(نور الأبصار، ص:۱۸۳، طبع بیروت)

"یہ فصل ہے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں۔ حضرت علی مرتضیٰ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور تلوار بے نیام ہیں۔آپ عام الفیل کے تیسویں سال جمعۃ المبارک کے دن ۱۳/رجب کو خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اور اس سے پہلے آپ کے علاوہ کعبہ میں کسی کی ولادت نہیں ہوئی۔یہی بات ابن صباغ نے لکھی ہے"۔

(۲۶)

عصرِ حاضر کے ایک مشہور سلفی عالم کا قول:

معاصر مصنف اور مورخ ڈاکٹر علی محمد محمد صلابی (ولادت:۱۹۶۳ء)اپنی کتاب "**أسمی المطالب فی سیرة أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب كرم الله وجهه :شخصیته وعصره**" میں لکھتے ہیں:

وذكر الفاكهی:بأن علیاً أول من ولد من بنی هاشم فی جوف الكعبة وأما الحاكم فقال:ان الأخبار تواترت بأن علیاً ولد فی جوف الكعبة۔(أسمی المطالب

فی سیرۃ أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب، ص ۲۶، طبع القاھرۃ)

''فاکہی نے ذکر کیا ہے کہ بنو ہاشم کی پہلی شخصیت کو کعبہ کے اندر پیدا ہوئی، وہ سیدنا علیؑ کی تھی۔ امام حاکم نے لکھا ہے کہ متواتر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ سیدنا علیؑ کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی''۔

مولود کعبہ عیسائی نقطۂ نظر سے

امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کعبہ میں ولادت نہ صرف اسلامی نقطۂ نظر سے ثابت ہے بلکہ عبدالمسیح انطاکی بھی جو ملک شام کے قدیم شہر حلب کے عیسائی عالم ہیں، اپنے معرکہ آرا قصیدہ میں جو پانچ ہزار نوے عربی اشعار پر مشتمل ہے، اعتراف کرتے ہیں:

فی رحبة الکعبة الزهرا قد البثقت
أنوار طفل وضائت فی مغانیها
قالوا ابن من فأجیبوا أنه ولد
من نسل هاشم من اسمی ذراریها
هنوا أباطالب الجواد والده
و الأم فاطمة هیوا نهنیا

ترجمہ: ''کعبہ معظّمہ کی فضا میں ایک نومولد بچہ کے چہرے کی چھوٹ پھیل گئی اور ایک مرتبہ اس کے درودیوار کو روشن کر دیا۔ لوگ پوچھتے ہیں: یہ کس کا فرزند ہے؟ بتلادو کہ یہ بنی ہاشم کے خاندان کی بلند ترین نسل کا مبارک بچہ ہے۔ اس کے باپ سخی اور جواد ابوطالب کو اس فرزند کی تہنیت پیش کرو اور چلو چل کر اس کی ماں فاطمہ بنت اسد کو مبارک باد دیں''۔

قصیدہ طویل ہے اور واقعہ ولادت پے در پے اشعار میں نظم کیا گیا ہے جس کی تفصیل کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ ان اشعار کے ساتھ فاضل شاعر نے جو شرح کی ہے، وہ

بہت عمدہ ہے۔

كانت ولادة سيدنا ومولانا أمير المؤمنين فى العام الثلاثين لولادة المصطفى عليه وعلى آلهما الصلوة والسلام على ما حقق المحققون فيكون ولادته الشريفة حول ٦٠١ مسيحية ومن بشائر سعده عليه صلوات الله انه ولد فى الكعبة ولدته أمه فيها فاستبشر بذلك أبوه وعمومته وعند ولادته الشريفة دعته أمه حيدره ومعنى هذه الكلمة الأسد فكأنها ارادت أن تسميه باسم أبيها۔

ترجمہ: ''ہمارے سردار اور آقا کی پیدائش ارباب تحقیق کے ارشاد کے موافق حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے ۳۰/سال بعد ہوئی اور اس حساب سے آپ کی ولادت تقریباً ۶۰۱ء میں واقع ہوئی اور پیدائش کی مسعود خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت سے باپ، چچا سب ہی خوش ہوئے۔ماں نے حیدرہ کہہ کے پکارا جس کے معنی شیر کے ہیں گویا مقصود یہ تھا کہ اپنے باپ کے نام پر نام رکھیں''۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ کعبہ میں ولادت کا ہونا اتنی محدود حیثیت نہیں رکھتا کہ اس کا اثر صرف اسلامی لٹریچر تک ہو بلکہ اس قدر غیر معمولی شہرت پا چکا ہے کہ خواہ مخواہ عیسائیوں کو اسے تسلیم کرنا پڑا اور کعبہ میں ولادت کے قائل ہونے والوں کو محقق کا خطاب ملا۔

جو کعبہ میں ہو پیدا
اور شہادت پائے مسجد میں
خدا کے گھر کا وارث وہ بشر
یوں بھی ہے اور یوں بھی
Imam Jafar Sadiq Foundation
(Ahl-e-Sunnat)
IMAM JAFAR SADIQ FOUNDATION
Reg.No. E/1432/Aravalli. GUJARAT, INDIA
Modasa, Aravalli, Gujarat (India)
Mo. 85110 21786